آج بھی ہو جوبراھیم کا ایماں پیدا

مولانا عبد القوی صاحب (ناظم ادارہ اشرف العلوم ، حیدرآباد)

اللہ تعالیٰ کی آزمائشوں سے سب سے زیادہ انبیاء ورسل دوچار ہوتے ہیں ،وہ جس قدر امتحانات سے گذرتے ہیں کوئی اور نہیں گذر تا ،قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پرحالات پیش آتے رہتے ہیں ،پھر وہ ان آزمائشوں میں بفضلِ الٰہی ثابت قدمی اور صبر و استقامت کے پیکر بھی ثابت ہو تے ہیں ،اس کے بعد اللہ تعالیٰ انہیں مزید ترقیات وتقربات سے نوازتا ہے ۔

اللہ تعالیٰ کی اسی سنتِ جاریہ کے مطابق سیدنا ابراھیم علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے بہت زیادہ آزمایا اور وہ ہر امتحان میں صد فی صد کامیاب ہوتے رہے، جس کے انعام میں اللہ تعالیٰ نے انھیں قوم وملت کی امامت کا مقام عطا فرمایا، "اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَاماً"ان کے امتحانات میں سب سے کٹھن اور بڑا ہی اہم امتحان اپنے لختِ جگر کے سلسلہ میں ہوا ،جواسلامی تاریخ کا ایک سنہرا باب اور قربانی کی اساس اور بنیاد ہے، اسی واقعہ سے قربانی کی حقیقت واہمیت اور تقرب الی اللہ کا درس وا بستہ ہے اورکامیابی وکامرانی کا راز اسی میں

آج بھی ہو جوبراھیم کا ایماں پیدا
مضمر ہے ، اسی لئے یہاں اختصار کے ساتھ اُسے ذکر کیا جارہا ہے۔

حضرت ابراھیم علیہ السلام کی بڑی اہلیہ حضرت سارہ ؑ تھیں ، لیکن چھیاسی برس کی عمرتک بھی ان سے کوئی اولاد نہیں ہوئی تھی، ادھر حضرت ابراھیم علیہ السلام کو اولاد کی چاہت بھی تھی اور ضرورت بھی ، وہ دعا فرمایا کرتے تھےرَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصَّالِحِیْنَ یعنی "اے اللہ! مجھے نیک اولاد عطا فرما"، ان کی اہلیہ حضرت سارہؑ نے ان کی اس خواہش وتمنا کو دیکھ کر اور اپنے ذریعہ سے اولادپیدا ہونے کے توقع سے مایوس ہوکر عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تواولاد سے محروم رکھا یہ اس کی حکمت ومشیت ہے! یہ میری خادمہ ہاجرہؑ ہے یہ میں آپ کو ہبہ کئے دیتی ہوں ممکن ہے اللہ پاک اس کے ذریعہ آپ کو اولاد عطا فرمائے۔

چنانچہ حضرت ابراھیم ؑ نے ان سے نکاح فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ آپ کو اولاد بھی عطا فرمائی ، اپنے اس بیٹے کا نام آپ نے "اسماعیل"رکھا ،ابھی یہ لڑکا شیر خوار ہی تھا کہ اللہ رب العزت نے انہیں مکہ مکرمہ کی اس

آج بھی ہو جوبراھیم کا ایماں پیدا

بے آب وگیاہ سر زمین پر ....جہاں کوئی ایک جاندار بھی نہیں رہتا تھا..... اس لڑکے کو اور اس کی والدہ کو چھوڑ آنے کا حکم دیدیا، حسب ِہدایت آپ انہیں لیکراس لق ودق صحرا میں پہونچے اور دونوں کو وہاں چھوڑ دیا، ساتھ میں ایک جھولی میں کچھ کھجوریں اور ایک مشکیزہ میں پانی دے دیا،کیونکہ اس علاقے میں نہ کوئی درخت تھا اور نہ ہی پانی کا دور دور تک کہیں پتہ تھا، جب آپ انہیں چھوڑ کر واپس لوٹنے لگے توسیدہ ہاجرہؑ نے عرض کیا کہ آپ مجھے اور اس معصوم کو اس بے آب وگیاہ میدان میں ....جہاں کوئی مونس ہے نہ غمخوار.... کیوں چھوڑ کے جارہے ہیں ؟ حضرت ابراھیمؑ نے اس خیال سے کہ کہیں ان کی محبت تعمیلِ حکم میں رکاوٹ نہ بن جائے ، ان کی جانب بالکل التفات نہ فرمایا،یہاں تک کہ حضرت ہاجرہؑ نے خود پوچھا: کیا اللہ پاک کا حکم ہے ؟ فرمایا:ہاں ! عرض کرنے لگیں : تب تو آپ بے فکررہیں، مجھے بھی اطمینان ہوگیاکہ جب اس نے حکم دیا تو وہی ہماری حفاظت فرمائے گا اور اللہ پاک ہمیں ضائع نہ فرمائے گا اس طرح حضرت ابراھیمؑ اطمینان کے ساتھ حکمِ رب کی تعمیل کرکے واپس فلسطین پہونچ گئے ۔

آج بھی ہو جوبراھیم کا ایماں پیدا

پھر حضرت اسماعیلؑ جب ذرا ہوشیار ہوئے تو حضرت ابراھیم علیہ السلام نے ایک خواب دیکھا جس کا حاصل یہ تھا کہ انہیں اپنے بچے کو ذبح کرنے کا حکم دیا جارہا ہے۔ ....انبیاء کا خواب چونکہ وحی الٰہی کی ایک صورت ہے اورواجب العمل ہے ، اس لئے حضرت ابراھیم علیہ السلام نے تعمیلِ حکم کا ارادہ فرمالیا.... اور اپنے صاحبزادے حضرت اسماعیلؑ کو ذہنی طور پر تیار کرنے کے لئے ان سے فرمایا: بیٹا ! میں نے خواب میں یہ دیکھا کہ تمہیں ذبح کر رہا ہوں ، تم بتاؤ تمہارا کیا خیال ہے ؟یابُنَیَّ اِنِّیْ اَریٰ فِیْ الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُکَ فَانْظُرْ مَاذَا تَریٰ، صالح بیٹے نے فوراً عرض کیا:اباجان ! آپ کو جو حکم ملا ہے اسے کر گذرئے اور جہاں تک میراساتھ دینے کا معاملہ ہے تو انشاء اللہ مجھے آپ صبرکرنے والوں میں سے پائیں گے : یَا اَبَتِ اِفْعَلْ مَاتُؤمَرْ سَتَجِدُنِیْ اِنْشَاءَ اللہ مِنَ الصَّابِرِیْنَسیدنا ابراھیمؑنے جب سعادتمند بیٹے کے اس سعادت مندانہ اور فرمانبردارانہ جواب کوسنا توبہت مطمئن اور خوش ہوئے اور انہیں لیکر منیٰ کی وادی میں تشریف لے گئے ،بیٹے کو زمین پرکنپٹی کے بل لٹا دیا، جیسے جانوروں کو ذبح کے لئے لٹادیا جاتا ہے، پھرچھری نکال کرانہیں ذبح کرنے کا ارادہ فرمایا، مگر چونکہ اللہ تعالیٰ کواس حکم سے صرف ان کی عبدیت کی آزمائش مقصود

آج بھی ہو جوبراھیم کا ایماں پیدا

تھی اور وہ ہو چکی تھی،اس لئے اللہ تعالیٰ نے چھری کو اسماعیلؑ کا گلا کاٹنے سے روکدیا اور ان سے ارشاد فرمایا:یَا اِبْرَاھِیْمَ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤیَا۔ اے ابراھیم! تم نے خواب سچا کر دکھایا، یعنی تکمیل حکم کردی ۔ ہمارا منشاء بیٹے کوذبح کروانا نہیں تھا،بلکہ تمہارے جذبہ ایثار وقربانی کا مشاہدہ کرنا تھا،سو وہ ہو چکا، اب جنت سے یہ دنبہ بھیجا جارہاہے، اس کو اسماعیلؑ کے بدلے میں ذبح کردو، حضرت ابراھیمؑ نے پلٹ کر دیکھا تو ایک سفید رنگ کا فربہ بکرا موجود تھا ، آپ نے حضرت اسماعیلؑ کے عوض اسے ذبح فرمادیا ،حق تعالیٰ نے فرمایا اب ہم اس رسمِ ایثار وقربانی کو قیامت تک کے لئے جاری کئے دیتے ہیں اور تم پرسلامتی اُتار تے ہیں ، تَرَکْنَا عَلَیْہِ فِی الْاٰخِرِیْنَ سَلَامٌ عَلیٰ اِبْرَاھِیْمَ ۔نیزہم ہر مطیع وفرمانبردار اور نیکو کار بندے کو اسی طرح بدلہ دیاکرتے ہیں : کَذَا لِکَ نَجْزِیْ الْمُحْسِنِیْنَچنانچہ اس زمانہ سے آج تک ان کی ملت ایامِ تشریق میں خوب ذوق وشوق کے ساتھ اس رسمِ قربانی کو انجام دیتی چلی آرہی ہے ۔

یہ ایک مختصرساسرسری خاکہ ہے جو قربانی کی عظیم تاریخ کے پس منظر کو واضح

آج بھی ہو جوبراھیم کا ایماں پیدا

کرنے کے لئے نقل کردیا گیا ،اس سے معلوم ہو ا کہ قربانی محض جانور کے قربان کرنے یا گوشت خوری کا نام نہیں بلکہ تقربِ خداوندی اور رضائے الٰہی کے حصول کے لئے اپنی تمام خواہشوں اور تمناؤں کو قربان کرنے اور بارگاہِ احدیت میں فدارکارانہ جذبۂ قلبی کے ساتھ نذرانۂ عبودیت پیش کرنے کانام ہے، اسی لئے اللہ نے بطور خاص اپنے حبیب ﷺ کو حکم فرمایا کہ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْآپ اپنے رب کے لئے نماز پڑھئے اورقربانی کیجئے!

حضرت زید بن ارقم ؓ سے روایت ہے کہ صحابہ کرامؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ !یہ قربانیاں کیا ہیں؟ (یعنی ان کی اصل کیا ہے)آپ ؐ نے ارشاد فرمایا: تمہارے باپ ابراھیم ؑ کی سنت ہے، صحابہ ؓ نے پوچھا : اس پر عمل کرنے میں ہمارے لئے کیا ثواب ہے ؟ آپ نے فرمایا :ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے ، پوچھا گیا:اون کے بارے میں کیا ارشاد ہے ؟ آپ ؐ نے فرمایا:اون کے بھی ہر بال کے عوض ایک نیکی ہے۔

حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :کوئی

آج بھی ہو جوبراھیم کا ایماں پیدا

عمل قربانی کے دنوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے اور یہ قربانیاں قیامت کے دن اپنے سینگوں اور بالوں اور کھروں کیساتھ لائی جائیں گی اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے پاس مقبول ہو جاتا ہے ،پس دل کی خوشی سے قربانیاں کیاکرو ۔

مذکورہ دونوں احادیث اور اس سلسلہ کی دیگر احادیثِ مبارکہ میں ذکر کئی گئیں فضیلتیں یعنی قربانی کاسنتِ ابراھیمی ہو نا ، ہربال کے عوض ایک نیکی کاملنا ، اور قطرۂ خون زمین پر گرنے سے پہلے عند اللہ مقبول ہوجا ناوغیرہ ، یہ اس وقت معتبر ہیں جبکہ قربانی کا عمل اخلاص کے ساتھ انجام دیا گیا ہو ، اگر قربانی خلوص اور رضائے رب کی طلب سے خالی ہو تو پھر اس قربانی کی حیثیت خون بہا نے کے سوا کچھ نہ رہے گی ، اور ایسی قربانی سے نہ اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل ہوگا اورنہ قربانی کرنے والا کسی اجر و ثواب کا مستحق ہوگا ،بلکہ یہ عمل اللہ تعالیٰ کوبہت پسند ہو نے کے باوجود اس کے حق میں بے وزن وبے وقعت ہو کر رہ جائے گا ، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کو قربانی کا نہ گوشت مطلوب ہے اور نہ ہی پوست ، بلکہ اس کا منشا بندوں کے قلوب میں تقویٰ اوراخلاص کی

آج بھی ہو جوبراھیم کا ایماں پیدا

آزمائش ہے ،جیسا کہ اس کا پا ک ارشاد ہے:لَنْ یَنَالَ اللہ لُحُوْمُھَا وَلاَ دِمَائُھاَ وَلٰکِنْ یَنَالُہُ التَّقْویٰ مِنْکُم۔ اللہ تعالیٰ کے پاس ان قربانیوں کا نہ گوشت پہنچتا ہے نہ خون بلکہ تمہارا تقویٰ (اوراخلاص) پھونچتا ہے ۔

اخلا صِ عمل کے ساتھ یہ بھی خیال رہے کہ قربانی دل کی خوشی سے ہو ، دل پر بوجھ ڈال کراور شکستہ خاطر ہو کر قربانی نہیں ہونی چاہئے۔اگر کوئی صاحبِ استطاعت جس پر قربانی واجب ہو وہ قربانی نہیں کرتا تو ایسا شخص اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک مبغوض ونا پسندیدہ ہے، چنانچہ حضرت ابوہریرہ ؓ کی ایک روایت ہے جس میں تارکینِ قربانی کے لئے آپ ؐ کا یہ سخت ترین ارشادہے کہ:"جو شخص گنجائش رکھنے کے باوجود قربانی نہ کرے تووہ ہماری عیدگاہ کے قریب بھی نہ آئے”۔اس لئے ہر صاحبِ استطاعت کو چاہئے کہ قربانی جیسے قیمتی عمل کو دل کے ذوق وشوق کے ساتھ بجالائے ،اور اس کا تارک نہ بنے تاکہ اس سخت وعید سے اپنے آپ کومحفوظ رکھ سکے ۔

بہر حال !قربانی کی حقیقت وروح اللہ کی خاطر غیر اللہ سے قلب کو پاک کرلینا

آج بھی ہو جوبراھیم کا ایماں پیدا

اور اپنی جان ومال، اولاد وخواہشات تمام چیزوں کو آقا ومالک کی مرضیات کے تابع بنا لینا ہے۔اس لئے حضرت ابراھیم علیہ السلام کی اس عظیم قربانی کے تاریخی پس منظر کے موقعہ پر جہاں ہم جانوروں کا خون بہاکر بارگاہِ رب العزت میں اپنی وفاداری وجان نثاری کا نمونہ پیش کرتے ہیں ۔ آئیے ہم اسی موقعہ پر حق تعالیٰ سے تمام بدعات وخرافات اورایسے رسوم ورواج ...جو غیر شرعی ہو نے کے علاوہ سماج کے لئے وبال بھی ثابت ہو چکے ہیں ... کی قربانی کا وعدہ کرلیں ، اور یہ بھی کہ پوری زندگی قرآن وسنت کے موافق گذارنے کے لئے کسی بھی طرح کی قربانی پیش کرنے سے دریغ نہ کریں گے ۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عمل عطا فرمائے ۔آمین برحمتک یا ارحم الراحمین